السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مرد بیاہا نے اپنی بھاوج سے بدکاری کی تو حمل رہ گیا عورت کا خسر اور لوگ جب اس عورت سے دریافت کرتے ہیں کہ یہ حمل کس کا ہے؟ عورت اپنے دیور کو بتلاتی۔ اس کا سسر مار پیٹ کر نکال دیتا وہ اپنے میکے چلی جاتی۔ جب لڑکی کے ماں باپ دریافت کرتے وہاں بھی وہ اپنے دیور کو بتلاتی۔ اس کے ماں باپ یہاں سے نکال دیتے جب وہ میکے سے آتی یہاں بی زدوکوب کی نوبت رہتی اس کا خاوند پلٹن میں سرکاری ملازم تھا جب اس کو خبر ہوئی مکان آیا اپنی عورت زانیہ کو بہت کچھ تنبیہ کیا اور اس سے دریافت کیا کہ یہ بد فعل تونے کس سے کرایا؟ اس نے کہا کہ تمہارے چھوٹے بھائی سے جو میرا دیور ہوتا ہے چند مسلمان لکٹھے ہو کر ہاتھ پر قرآن مجید رکھ کر قسم کرانا چاہا اس وقت اس کا دیور جو ہمیشہ انکار کرتا تھا کہ اس فعل بد کا مرتکب میں نہیں ہوں کلام الٰہی کا خوف طاری ہوا اور اقرار کیا کہ یہ فعل شیطانی مجھ سے ہوا ہے میں اس فعل بد میں خطاوار ہوں قسم نہیں کر سکتا۔

بعد وضع حمل ہر دو زانی و زانیہ سے توبہ لی گئی عورت کا خاوند عورت سے رضامند ہے اور تمام برادری کے لوگ مسلمانان اکل و شرب ترک کیے ہوئے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ اب تو کوئی حد شرعی جاری نہیں ہے ہر شخص ایسے فعل بد کا مرتکب ہو کر توبہ کر لیا کرگا۔ خوف شرعی جاتا رہا۔ کوئی ایسی سزا علمائے دین مقرر فرمائیں جس سے ہر شخص اس فعل کے کرنے سے ڈرے لہٰذا یہ سوال ہے کہ ایسی حالت میں سوائے حد سنگساری کے جو سزا شرعی مناسب و ممکن ہو تعزیر و کفارہ کی معین کر کے فتویٰ دیا جائے تاکہ ہر ایک شخص پر خوف شرعی غالب رہے اور خاوند اس زانیہ کا پھر سے نکاح کر کے اپنی صحبت میں رکھے یا صرف وہی توبہ کافی ہے؟ موافق حکم خدا اور رسول تحریر فرمائیے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بندہ اللہ سے ڈر کر اور گناہ پر نادم ہو کر اپنے گناہ سے سچی توبہ کرتا ہے (خواہ وہ کتنا ہی بڑا اور کفر ہی کیوں نہ ہو) تو اس گناہ سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں تھا۔

قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُوا إِن يَنتَهُوا يُغْفَرْ لَهُم مَّا قَدْ سَلَفَ ‎ ٣٨ ... سورة الانفال

(ان لوگوں سے کہہ دے جنھوں نے کفر کیا اگر وہ باز آ جائیں تو جو کچھ گزر چکا انھیں بخش دیا جائے گا)

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ‎ ٥٣ وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ... ‎ ٥٤ ... سورة الزمر

(کہہ دے اے میرے بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی! اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ بے شک اللہ سب کے سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی تو بے حد بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔ اور اپنے رب کی طرف پلٹ آؤ اور اس کے مطیع ہو جاؤ)

عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم: فيما يحكي عن ربه تبارك وتعالى قال: أذنب عبد ذنبًا فقال: اللهم اغفر لي ذنبي، فقال الله تبارك وتعالى: أذنب عبدي ذنبًا، فعلم أن له ربًا يغفر الذنب ويأخذ بالذنب، ثم عاد" فأذنب فقال: أي ربي اغفر لي ذنبي، فقال تبارك وتعالى: أذنب عبدي ذنبًا، فعلم أن له ربًا يغفر الذنب ويأخذ بالذنب، ثم عاد فأذنب فقال: أي ربي اغفر لي ذنبي فقال تبارك وتعالى: أذنب عبدي ذنبًا، فعلم أن له ربًا يغفر الذنب ويأخذ بالذنب، قد غفرت لعبدي فليعمل ما شاء متفق عليه"[1](متفق علیہ مشکوۃ ص 196

(ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ گناہ کرتا ہے تو کہتا ہے اے میرے رب! میں گناہ کر بیٹھا ہوں تو اسے بخش دے تو اس کا رب فرماتا ہے کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور اس اس کی وجہ سے مواخذہ بھی کر سکتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا پھر جس قدر اللہ چاہتا ہے وہ شخص گناہ سے باز رہتا ہے لیکن پھر گناہ کر لیتا ہے اور کہتا ہے اے میرے رب! میں گناہ کر بیٹھا ہوں اسے معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخش سکتا ہے اور اس پر مواخذہ بھی کر سکتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا پھر جس قدر اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہ باز رہتا ہے لیکن پھر گناہ کر بیٹھتا ہے تو کہتا ہے اے میرے رب! میں ایک اور گناہ کر بیٹھا ہوں مجھے معاف فرما دے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہے اور اس پر مواخذہ بھی کر سکتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا وہ جو چاہے سو کرے)

التائب من الذنب كمن لا ذنب له"[2](رواہ ابن ماجہ مشکوۃ ص 198"

(عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح (ہو جاتا) ہے جس کا کوئی گناہ نہیں)

صورت سوال میں جب ہر دو زانی و زانیہ سے توبہ لی گئی یعنی دونوں نے توبہ کر لی تو وہ دونوں حسب آیت و احادیث مذکورہ بالا اس گناہ سے پاک ہو گئے اور وہ عورت بدستور اپنے خاوند کی عورت رہی پس مسلمانوں کو چاہیے کہ ان دونوں کو اپنے ساتھ ملا لیں اور اکل و شرب میں اپنے شامل کر لیں جاننا چاہیے کہ علمائے دین کا اور خواہ کسی کا یہ حق نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے آسمانی دین میں کچھ اپنی طرف سے گھٹائے یا بڑھائے جب اللہ تعالیٰ نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ ارشاد فرمایا کہ:

"مَا عَلَی الرَّسُولِ اِلَّا الْبَلَاغُ"

یعنی رسول پر اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ اللہ کا حکم بلا کم و کاست اللہ کے بندوں تک پہنچا دیں تو اور کوئی کس شمار و قطار میں ہے کہ اپنی طرف سے اللہ کے دین میں کچھ گھٹائے یا بڑھائے ؟ مثلاً کسی جرم کی سزا اپنی طرف سے مقرر کرنا الحاصل علمائے دین اپنی طرف سے کسی تعزیر و کفارے کے مقرر کرنے کے مجاز نہیں۔

---

[1] صحیح البخاري رقم الحدیث (2758) صحیح مسلم رقم الحدیث (1768)۔

[2] سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (4250)۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الحدود، صفحہ: 581

محدث فتویٰ